مرثیہ در حالِ شہادت حضرت بی بی فاطمہؑ زہرا علیہ السلام



جب خلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا بیٹی اسے زہراؑ نے بڑے دکھ سے ہے پالا
تب زینبؑ و شبیرؑ کو پاس اپنے بلایا یہ روح میرے جسم کی ہے گیسوؤں والا
روئی بہت اور بیٹے کو سینے سے لگایا سمجھی اسے آنکھوں کی ضیا گھر کا اجالا
زینبؑ کے دیا ہاتھ میں ہاتھ اور یہ سنایا حجرے سے کبھی گرم ہوا میں نہ نکالا

اے زینبؑ بیکس میری دولت سے خبردار سوئی ہوں تو پہلے اسے سینے پہ سلا کر
محبوبِ الٰہی کی امانت سے خبردار چکی بھی جو پیسی ہے تو گودی میں لٹا کر

اے لاڈلی اس لعل کا دشمن ہے زمانہ یہ خیر سے جس سال لگے گھٹنیوں چلنے
شبیرؑ کو میرے نظرِ بد سے بچانا میں چھوٹے سے تلووں کو لگی آنکھوں سے ملنے
تکلیف بھی سہہ لی جیو ایذا بھی اٹھانا دی طاقتِ رفتار جو خلاقِ ازل نے
صدقے گئی مادر کی وصیت نہ بھلانا یہ نامِ خدا تب لگے اٹھ اٹھ کے سنبھلنے

ہر رنج میں اس بھائی کے کام آئیو زینبؑ ہر گام پہ سایہ کے طرح ساتھ پھری ہوں
جائے یہ جدھر ساتھ چلی جائیو زینبؑ ٹھوکر بھی جو کھائی ہے تو میں ساتھ گری ہوں

پھر روئی بہت مل کے گلے بیٹوں سے زہراؑ   یہ کہہ کے کیا بند درِ حجرہء اطہر
فرمایا تمھیں دولھا بنے آہ نہ دیکھا   سب خورد و کلاں رونے لگے آن کے باہر
فضہ سے کہا قبرِ نبیؐ پر انہیں لے جا   آواز سنی کلمہء طیب کی مکرر
روئیں نہ میرے سامنے یہ اِن کو تُو بہلا   پھر کچھ نہ صدا آئی کہا سب نے یہ رو کر

اے فضہ کوئی رنج انہیں ہونے نہ دینا   لو اٹھ گئی دنیا سے نشانی بھی نبیؐ کی
پیاروں کو میرے مردے پہ بھی رونے نہ دینا   رحلت ہوئی بس آج رسولِ عربیؐ کی

القصہ کہ دن ماتمِ زہراؑ ہی میں گزرا   نہلا کہ جو کفنانے لگے میتِ زہراؑ
شب آئی کھلے گیسوؤں سے دینے کو پرسا   زینبؑ نے یہ کی عرض حضورِ شہہِ والا
حیدرؑ نے کیا غسل کا سامان مہیا   اماں کا میری ہاتھ تو سیدھا کرو بابا
معصومہ کے اک ہاتھ پہ درہ جو لگا تھا   وہ رو کے پکارے یہ خمیدہ ہی رہے گا

وہ دستِ بتولؑ آہ خمیدہ نظر آیا   تابوت میں پھر میتِ زہراؑ کو لٹا کر
یہ دیکھتے ہی منہ کو علیؑ کا جگر آیا   سب سے کہا لو بیبیو رخصت کرو آ کر

تابوت پہ زینبؑ کا یہ تھا نالہء جانکاہ   **فضہؑ کنیزِ فاطمہؑ کرتی ہیں یہ بیاں**
رخصت کو حسینؑ اور حسنؑ آئے جو ناگاہ   گھر سے ہوا جنازہ پیمبرؐ کا جب رواں
تابوت میں زہراؑ کے ہوئی تب حرکتِ آہ   بیٹھی کی بیٹھی رہ گئیں مخدومہء جہاں
اور بندِ کفن فاطمہؑ کے کھل گئے واللہ   اک ہفتہ رات بھر رہی حجرے میں نیم جاں

سر خم کئے تابوت پہ فرزند کھڑے تھے   دیکھا جو میں نے جھانک کے تو آنکھ بند ہے
اور گردنوں میں فاطمہؑ کے ہاتھ پڑے تھے   آواز آہ آہ کی دل سے بلند ہے

باہر سے مرتضیٰؑ گئے گھر میں جھکائے سر   حیدرؑ کا اس بیان سے ٹکڑے ہوا جگر
منہ ڈھانپے رو رہی تھی اکیلی وہ خوش سیر   بیت الحُزن بنایا بقیعہ میں جلد تر
دینے لگے پیامِ عرب شاہِ بحروبر   لکھا ہے ہاتھ تھام کے بیٹوں کا ہر سحر
گھبرا کے بولی ہائے کروں کیا میں بے پدر   واں جا کے رویا کرتی تھی دن بھر وہ نوحہ گر

قابو میں موت ہوئے تو مر جاؤں یا علیؑ   شاہِ نجف چراغ جلے گھر سے جاتے تھے
بابا کا سوگ لے کے کدھر جاؤں یا علیؑ   سمجھا کے سوگوارِ پیمبرؐ کو لاتے تھے

ناگاہ آیا فاطمہؑ کا وقتِ انتقال القصہ فاطمہؑ نے پڑھی آخری نماز
مسجد میں مرتضیٰ گئے محزون و خستہ حال سجدے میں سر جھکا کے کہے اپنے دل کے راز
حجرے میں باپ کے گئی خاتونِ خوشخصال آوازِ ارجعی سے کیا حق نے سرفراز
اسماء سے بولی مظہرِ اسمائے ذوالجلال زہراؑ نے اپنے پاؤں کئے قبلہ کو دراز

کافور جلد فاطمہؑ زہرا کے پاس لا حوروں نے پھر بہشت میں برپا یہ غل کیا
پانی ہمارے غسل کو لا اور لباس لا پیٹو قضا نے شمعِ پیمبرؐ کو گل کیا

پھر تو ہر اک محلے میں محشر بپا ہوا لے کر بلائیں کہتی تھی بیٹی نثار ہو
اپنے پرائے دوڑے کہ ہے ہے یہ کیا ہوا اماں میں ہول کھاتی ہوں تم ہوشیار ہو
فضہ پکاری سیدہؑ کا واقعہ ہوا بھیا زمیں پہ لوٹتے ہیں ہمکنار ہو
حجرہ بتولِؑ پاک کا ماتم سرا ہوا تم آنکھیں کھول دو تو سبھوں کو قرار ہو

چھاتی قلق سے دیکھنے والوں کی پھٹ گئی ہے ہے یہ چپکے رہنے کی کیا بات ہوگئی
منہ رکھ کے منہ پہ زہراؑ کے زینبؑ لپٹ گئی نانا کا فاتحہ نہ ہوا رات ہوگئی

باباکو روتے روتے جو زہراؑ گزرگئی سبطینؑ گھر میں آئے جو بیتاب و بیقرار
غل پڑگیا کہ بنتِ نبیؐ کوچ کر گئی اسماء سے پوچھنے لگے اماں کا حالِ زار
فاقوں کے رنج سہہ کے حضورِ پدر گئی وہ بولی نیند آگئی ہے شکرِ کردگار
محبوبِ کبریا کی عزادار مرگئی کھانا تو جلد کھالو کہ بھوکے ہو میں نثار

اٹھارویں برس نے یہ آفت دکھائی ہے بولے کہ چین دیگا زمانہ تو کھائیں گے
آلِ نبیؐ کو چرخ نے لوٹا دہائی ہے اماں ہمیں کھلائیں گی کھانا تو کھائیں گے

یہ سن کے بیقرار ہوئی وہ جگر فگار پھر تو علیؑ کے گھر میں قیامت بپا ہوئی
چادر زمیں پہ پھینک کے چلائی بار بار تازہ بلا میں آلِ نبیؐ مبتلا ہوئی
بچے ہیں انکو صبر دے اے میرے کردگار ماتم پہ ماتم اور عزا پر عزا ہوئی
اب وہ کھلانے والی کہاں تم پہ میں نثار غل تھا رسولِؐ پاک پہ زہراؑ فدا ہوئی

پیارو تمہاری پالنے والی گزر گئی سب رو رہے تھے بنتِ رسولِؐ قدیر کو
کھاؤگے کس کے ہاتھ سے اماں تو مرگئی بچوں کو ہوش تھا نہ جنابِ امیرؑ کو

شیرِ خدا تھے مضطر و مغموم ایک طرف   لکھا تھا یہ کہ آخری پرسہ قبول ہو
سر پیٹتی تھیں زینبؑ و کلثومؑ ایک طرف   یا شاہؑ تم وصیِ جنابِ رسولؐ ہو
پکڑے دل کو سیدِ مسموم ایک طرف   صدقہ حضور کا میرا مقصد حصول ہو
بسمل تھے خاک پر شہہِؑ مظلوم ایک طرف   منہ سے نہ کہہ سکی کہ حزین و ملول ہو

حیدرؑ قریب آئے تو ایک خط نظر پڑا   میری وصیتیں نہ فراموش کیجیو
تڑپے کچھ اس طرح کہ عمامہ گر پڑا   اول یہ ہے کہ آپ مجھے غسل دیجیو

دوئم یہ ہے کہ شب کو جنازہ اٹھائیو   حسبِ وصیت آپ نے غسل و کفن دیا
مردے کا سایہ بھی نہ کسی کو دکھائیو   ناگاہ بارگاہ میں یہ شور و غل ہوا
یاں تک کہ قبر بھی نہ کسی کو بتائیو   رخصت کرو کہ جاتی ہے احمدؐ کی دل ربا
کتنی جگہ نشاں لحد کا بنائیو   سبطینؑ نے لپٹ کے کہا وا مصیبتا

سوئم یہ ہے پاس یتیموں کا کیجیو   کس بات پر غریبوں سے منہ موڑ کر چلیں
شفقت سے بولیو کبھی گھڑکی نہ دیجیو   کیوں اماں جان کس پہ ہمیں چھوڑ کر چلیں

نانا کا ذکر رو کے پھر اک بار کرتی جاؤ بچوں سے یوں لپٹ گئی احمدؐ کی دلربا
ماتم رسولؐ کا بہ دلِ زار کرتی جاؤ جیسے بہن سے لاشہء مظلومِ کربلا
پھر تازہ یاد سیدِ ابرارؐ کرتی جاؤ ناگاہ ندا یہ آئی کہ اے شاہِ لافتاؑ
چھاتی سے پھر لگا کے ہمیں پیار کرتی جاؤ حشر آئیگا چھڑاؤ انہیں بہرِ کبریا

یہ سنتے ہی دکھادیٔے رتبے رسولؐ کے بچوں سے اپنے بنتِ پیمبرؐ جدا ہوئی
نکلے کفن سے ہاتھ جنابِ بتولؑ کے پر زینبؑ اپنے بھائی سے کیونکر جدا ہوئی

رحلت سے فاطمہؑ کی تھا سب گھر میں شوروشین ماتم کیا کسی نے تو پیٹا کسی نے سر
تڑپیں زمیں پہ زینبؑ وکلثومؑ کر کے بین غش میں پڑا تھا کوئی تو کوئی تھا نوحہ گر
رو رو کہ ماں کی لاش سے لپٹے حسنؑ حسینؑ ناگاہ بوتراب کو اک خط پڑا نظر
مسجد سے آئے بال بکھیرے شہہِ حنینؑ مضموں پڑھا تو رونے لگے دھاڑیں مار کر

غل مچ گیا کہ ہائے مدینہ اجڑ گیا نشتر تھا اہلِ دل کو یہ فقرہ بتولؑ کا
احمدؐ کے اہلبیتؑ میں کہرام پڑ گیا یہ آخری سلام ہے بنتِ رسولؐ کا

فرمائشوں سے میں جو گریزاں رہی مدام   بی بی کو غسل دے کہ جو پہنا دیا کفن
اب بھی بیان کرنے سے شرم آئی یا امام   بچوں کو بوترابؑ پکارے بصد محن
دل کی یہ آرزو ہے کہ اے سرورِ انام   آؤ کہاں ہو زینبؑ و کلثومؑ خستہ تن
خود غسل دیں کنیز کو مولائے خاص و عام   پیارے میرے حسینؑ دلارے میرے حسنؑ

بابا کا واسطہ مجھے دلشاد کیجیو   صورت پھر اماں جان کی اک بار دیکھ لو
میرے حسینؑ کو کبھی رونے نہ دیجیو   بنتِ نبیؐ کا آخری دیدار دیکھ لو

یہ سنکے روتے پیٹتے سب آئے نورِ عین   شورِ بکا میں اور یہ محشر ہوا بپا
فضہ تڑپ گئی وہ کئے بچیوں نے بین   روتی تھی کائنات وہ منظر بیاں ہو کیا
پیٹا حسنؑ نے سر کو مسلسل بہ شور و شین   بائیں علیؑ نے جھک کے چھڑائیں بصد بکا
لپٹے جو نعشِ پاک سے غش کھا گئے حسینؑ   آیا جو ہوش رو کے پکارا وہ مہ لقا

مر کر بھی یہ دکھائی کرامت بتولؑ نے   اماں حضور چھوڑ کے ہم کو کہاں چلیں
باہیں گلے میں ڈال دیں بنتِ رسولؐ نے   ہم بھی وہیں کو جائینگے بی بی جہاں چلیں

جب داخلِ بہشت رسولِ خدا ہوئے　　گاہے علیؑ سے کہتی تھی رو کر وہ دردناک
یعنی جہاں سے راہیء ملکِ بقا ہوئے　　والی نبیؐ کو تم نے سلایا بہ زیرِ خاک
محزون و دل ملول شہِؑ لافتا ہوئے　　کیونکر چھپایا قبر میں تم نے وہ روئے پاک
سبطینؑ غم میں نانا کے صرفِ بکا ہوئے　　ہے ہے پدر ہلاک ہو بیٹی نہ ہو ہلاک

صدمہ ہر ایک کو تھا جنابِ رسولؐ کا　　اتنا تو کہتے پائنتی کس کو سلاؤ گے
پر حال غیر سب سے سوا تھا بتولؑ کا　　پوچھا تو ہوتا فاطمہؑ کو کب بلاؤ گے

ایک روز جبرئیل نے زہراؑ سے یہ کہا　　رو کر کبھی حسنؑ کو گلے سے لگا لیا
نزدیک ہے وصال جدائی کا غم نہ کھا　　آغوش میں حسینؑ کو گاہے بٹھا لیا
مژدہ قضا کا سنتے سجدہ کیا ادا　　رخصت کیا کسی کو کسی کو بلا لیا
بولیں ہزار شکر ملا دل کا مدعا　　پڑھنے کے واسطے کبھی قرآں اٹھا لیا

سرخی سی مردنی کے عوض رخ پہ چھا گئی　　کہتی تھی گاہ بچوں سے منہ اپنا موڑ کے
جنت میں جانے کے لئے طاقت بھی آ گئی　　کل سُونے گھر میں سونا ہے بستی کو چھوڑ کے

دولت سرا میں آئیں جو پھر اشرف النسا　　زہراؑ کے حالِ یاس پہ سب نے عجب کیا
پھیلائے کرتے بچوں کے دھو کر جدا جدا　　تیار اپنی موت کا سامان سب کیا
تیار کی حسینؑ و حسنؑ کے لئے غذا　　ذکرِ نبیؐ کیا کبھی گہہ شکرِ رب کیا
کُھلوا کے بُقچہ اپنا کفن سامنے رکھا　　ہنگامِ عصر شیرِ خدا کو طلب کیا

کافور خلد کا جو دیا تھا رسولؐ نے　　روکر کہا قریب جدائی کی رات ہے
وہ رکھ لیا کفن میں جنابِ بتولؑ نے　　لو الوداع آج ہماری وفات ہے

ہے آرزو کہ قبر میں مجھ کو حسنؑ لٹائے　　بیٹوں کا ہاتھ ہاتھ میں زینبؑ کے پھر دیا
شبیرؑ میرے مردے کا منہ قبلہ کو پھرائے　　زینبؑ پکاری خیر ہے اماں یہ کیا کیا
پھر خود کہا نہیں نہیں بچہ ہے ڈر نہ جائے　　یہ شیرِ حق کے شیر ہیں دکھیا شکستہ پا
ناگاہ کھیلتے ہوئے دونوں یتیم آئے　　عادل کی بیٹی ہو تمہیں انصاف ہے روا

چھاتی لگا کے بولی کہ لو ہم تو مرتے ہیں　　لازم تھا سونپنا مجھے ایک ایک بھائی کو
تم سے سلوک دیکھئے کیا لوگ کرتے ہیں　　بیٹے سپرد کرتی ہو تم اپنی جائی کو

لے کر بلائیں بیٹی کی زہراؑ نے یہ کہا	حجرے میں غسل کرکے کے پڑھی آخری نماز
روتی تو ہوں زیادہ نہ زینبؑ مجھے رلا	سجدے میں سر جھکا کے کہے اپنے دل کے راز
کچھ بھائیوں کے سونپنے کا سمجھی مدعا	آوازِ ارجعی سے کیا حق نے سرفراز
تُو ان کی رونے والی ہے زہراؑ تیرے فدا	زہراؑ نے اپنے پاؤں کیئے قبلہ کو دراز

کیا بس میرا جو مرضیٔ پروردگار ہے	لکھا ہے بس نماز عشاء کی ادا ہوئی
زینبؑ تمام کنبے کی تُو سوگوار ہے	اور غل اٹھا کہ بنتِ نبیؐ کی قضا ہوئی

شاہِ زنانِ اول و آخر ہے فاطمہؑ دولت سرائے خاص میں اک روز تھے نبیؐ
پاکیزہ و مبّرا و طاہر ہے فاطمہؑ ناگاہ کچھ یہودیوں نے آکے عرض کی
ہر رنج وغم میں صابر و شاکر ہے فاطمہؑ اے حاکمِ زمین و زماں نورِ ایزدی
یکساں میانِ باطن و ظاہر ہے فاطمہؑ مشہور ہے جہان میں خلقِ محمدیؐ

دونوں طرف سے قدر ہے افضل بتولؑ کی اک عرض ہے جناب میں لیکن قبول ہو
زوجہ خدا کے شیر کی بیٹی رسولؐ کی رونق فضائے محفلِ شادی بتولؑ ہو

تشریف لے چلیں گی اگر اشرف النسا گھر سے بڑھی تھی چند قدم بضعۃ الرسولؐ
باعث ہماری عزت و حرمت کا ہوئیگا حوروں ملائکہ کا ہوا ناگہاں نزول
فرمایا مصطفیٰؐ نے کہ مالک ہیں مرتضیٰ بولے یہ جبرئیل کہ ہاں اب نہ ہو ملول
یہ زوجہ ہے وہ زوج ہے تخلص میں مجھ کو کیا سامانِ عز و جاہ مبارک ہو یا بتولؑ

جاؤ کہو یقین ہے جائیگی فاطمہؑ سب ہیں شرف رسولؐ کی پیاری کے واسطے
بن پوچھے پر علیؑ کہ نے جائیگی فاطمہؑ آیا ہے یہ جلوس سواری کے واسطے

تاباں وہ اک تاجِ مرصع تھا زیبِ سر　　　کوئی لٹاتی تھی گوہر لعل و سیم زر
جسمیں کہیں تھے لعل و جواہر کہیں گوہر　　　آتی تھی کوئی حور ہلاتی ہوئی چوّر
کپڑے وہ تھے کہ جن پہ ٹھرتی نہ تھی نظر　　　دو حوریں دستِ پاک لئے تھیں ادہر اُدہر
گہنے میں فاطمہؑ کے ستاروں میں تھا قمر　　　آوازِ طرُہ بو تھی کسی کی زبان پر

پر تو گنجِ نور ہوا روئے پاک کا　　　لب پر شمیمِ خلد کی ہر سوُ سے آتی ہیں
مہرِ منیر بن گیا ہر زرہ خاک کا　　　غل ہے جنابِ فاطمہؑ شادی میں جاتی ہیں

یارو ہے وقت رونے کا اور پیٹنے کی جا   در سے لگی وہ کہتی تھیں آنسو بہا بہا
اللہ جس کو حُلّہء جنت کرے عطا   کیوں گھر میرا جلاتے ہو میں نے ہے کیا کیا
اُس پر قلیل عمر میں کیا کیا ستم ہوا   پھر یہ عمر نے ظلم کیا وا مصیبتا
اُس فاقہ کش پہ کوہِ غم و درد گر پڑا   دروازہ لات مار کے اُن پر گرا دیا

پاسِ ادب رسولؐ کے گھر کا ادا کیا   پہلو پہ آئیں ضرب جو بنتِ رسولؐ کے
دروازہ آکے آگ سے اس کا جلا دیا   محسنؑ ہوا شہید شکم میں بتولؑ کے